در کفِ جامِ شریعت، در کفِ سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

نشاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت، پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ یادگار حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر | پندرہ روزہ | پی ۳۶۹

الحسن
پشاور

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۱۵۸ | جلد نمبر ۱۴

۱۶ تا ۳۱ مئی سنہ ۱۹۹۹ء | صفر المظفر سنہ ۱۴۲۰ھ

مدیر اعلیٰ فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے طبع کرکے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ نمبر
(۱)	شذرہ	اقبال ریاض	۲
(۲)	غزل	حضرت شاہ معین الدین قدس سرہٗ	۳
(۳)	تفسیر القرآن الحسنیہ	مدیر اعلیٰ	۴
(۴)	انوارِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم	مدیر اعلیٰ	۸
(۵)	اخلاقِ اسلامی	رئیس المفسرین حامد حسن بلگرامی	۱۱
(۶)	نعت شریف	سید احمد ناصر گیلانی	۱۶
(۷)	شہہ لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم	صوفی مشتاق احمد صدیقی	۱۷
(۸)	مزار بی بی آمنہ سلام اللہ علیہا کی بے حرمتی	علاء الدین عدیم	۲۰
(۹)	پی ٹی وی پشاور سے فرقہ واریت کا پروپیگنڈا	سید محمد یاسر بخاری	۲۱
(۱۰)	سلطان شہاب الدین محمد غوری	ایس ایم بخاری	۲۵
(۱۱)	جمعیتِ سادات کا ماہانہ اجلاس	سید محمد یاسر بخاری	۲۹
(۱۲)	آشوبِ چشم	ڈاکٹر محمد انعام قادری	۳۱

شذرے

یومِ تکبیر، قومی اتحاد اور اقتصادی استحکام بھی ضروری ہے

اقبال ریاض

۲۸ مئی کا دن پاکستان میں یومِ تکبیر کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ گذشتہ سال اسی دن پاکستان نے راجھستان میں بھارت کے پانچ دھماکوں کا جواب دیا اور چاغی میں چھ ایٹمی دھماکے کر کے بھارتی وزیرِ اعظم واجپائی پر یہ حقیقت واضح کر دی تھی کہ پاکستان قائم رہنے کے لئے بنا ہے اور یہ انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گا۔

پاکستان کی طرف سے کئے جانے والے ایٹمی دھماکوں سے کچھ روز قبل بھارت نے ایٹمی دھماکے کرنے کے بعد پاکستان کو دھمکیاں دینی شروع کر دی تھیں کہ وہ کشمیر کے معاملات میں مداخلت بند کر دے ورنہ آزاد کشمیر پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ لیکن جب پاکستان نے عوامی مطالبے کے پیشِ نظر ایٹمی دھماکے کئے تو بھارتی وزیرِ اعظم جو کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ کہتے نہیں تھکتے تھے اسے نہ صرف متنازعہ تسلیم کرنے لگے بلکہ فوراً ہی صلح پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بات چیت پر بھی آمادہ ہو گئے اور پھر لاہور یاترا کے دوران یادگارِ پاکستان کے علاوہ مزارِ اقبال پر بھی تشریف لے گئے۔

وزیرِ اعظم مُحمد نواز شریف کے علاوہ ہر مُحبِ وطن پاکستانی اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ اگر بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے جواب میں پاکستان خاموشی اختیار کر لیتا اور اس کا جواب نہ دیا جاتا تو قوم کی حوصلہ شکنی ہوتی جو ملکی سلامتی، استحکام، ترقی اور خوشحالی کی دوڑ میں سخت نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھی۔ اب جبکہ قومی اُمنگوں کے مطابق یہ فرض پُورا کیا جا چکا ہے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ملک میں اتحاد کے ساتھ ساتھ اقتصادی ترقی اور استحکام کی جانب بھی بھرپُور توجہ دی جائے اور اس سلسلے میں پُورے خلوص اور عزم کا مظاہرہ کیا جائے کیونکہ قومی اتحاد اور اقتصادیات کا استحکام بھی ایٹم بم کی طرح ملی، ملکی سلامتی اور خوشحالی کے لئے مؤثر ضمانت ثابت ہو سکتا ہے۔

غزل

زُبدۃ العارفین، قُدوۃ السالکین
سیّد شاہ معین الدین مُشتاق صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نہیں زخمِ دل اب دکھانے کے قابل
یہ ناسُور ہے بس چُھپانے کے قابل

تیرے روبرو آوں کس مُنہ سے پیارے؟
رہا اب نہ میں مُنہ دکھانے کے قابل

وفورِ غمِ یاس نے ایسا گھیرا
نہ چھوڑا کہیں آنے جانے کے قابل

شبِ ہجر کی تلخیاں کچُھ نہ پوچھو
نہیں داستاں یہ سُنانے کے قابل

یہ ٹھکرا کے دل، پھر کہا مُسکرا کر
نہ تھا دل یہ دل سے لگانے کے قابل

یہ کافر نگاہیں، یہ دلکش ادائیں
نہیں کچُھ رہا اب بچانے کے قابل

جو دیکھا مجُھے پھیر لیں اپنی آنکھیں
نہ جانا مجُھے مُنہ لگانے کے قابل

تیری بزم میں سینکڑوں آئے بیٹھے
ہمیں ایک تھے کیا اُٹھانے کے قابل؟

دیارِ محبت کے سُلطاں سے کہہ دو
یہ ویراں کدا ہے بسانے کے قابل

کیا ذکر دل کا تو ہنس کر وہ بولے
نہیں ہے یہ دل رحم کھانے کے قابل

نگاہِ کرم یونہی رکھنا خُدارا
نہ میں ہُوں، نہ دل آزمانے کے قابل

نشانِ کفِ پائے جاناں پہ یا ربّ
ہمارا یہ سر ہو جُھکانے کے قابل

کبھی قبرِ مشتاق پر سے جو گُذرے
کہا یہ نشاں ہے مٹانے کے قابل

گذشتہ سے پیوستہ

تفسیر القرآن الحسنیہ

مدیر اعلیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اُحِلَّ لَکُمۡ لَیۡلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمۡ ؕ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ
لِبَاسٌ لَّھُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ وَ
عَفَا عَنۡکُمۡ ۚ فَالۡئٰنَ بَاشِرُوۡھُنَّ وَ ابۡتَغُوۡا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمۡ ۪ وَ کُلُوۡا
وَ اشۡرَبُوۡا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الۡخَیۡطُ الۡاَبۡیَضُ مِنَ الۡخَیۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ
الۡفَجۡرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیۡلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوۡھُنَّ وَ اَنۡتُمۡ عٰکِفُوۡنَ ۙ فِی
الۡمَسٰجِدِ ؕ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ فَلَا تَقۡرَبُوۡھَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ
لَعَلَّھُمۡ یَتَّقُوۡنَ (۱۸۷) وَ لَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَکُمۡ بَیۡنَکُمۡ بِالۡبَاطِلِ وَ تُدۡلُوۡا
بِھَاۤ اِلَی الۡحُکَّامِ لِتَاۡکُلُوۡا فَرِیۡقًا مِّنۡ اَمۡوَالِ النَّاسِ بِالۡاِثۡمِ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ (۱۸۸)

ترجمہ: حلال کی گئی ہے تمہارے لئے رمضان کی رات تاکہ تم اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کرو وہ تمہارا پردہ ہیں اور تم ان کا پردہ ہو۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس بات کو کہ تم اپنی جانوں پر خیانت کرتے تھے۔ پس اللہ جلّ جلالہٗ نے تم پر رحمت کے ساتھ رجوع فرمایا اور تمہیں معاف کر دیا پس اب اپنی عورتوں کے قریب جاؤ اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہارے لئے مُقرر کر رکھا ہے اسے تلاش کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کاذب سے صبح صادق نمودار ہو جائے پھر مغرب تک روزے کو پُورا کرو اور جبکہ تم مساجد میں اعتکاف کر رہے ہو تو عورتوں کے قریب نہ جاؤ یہ اللہ تعالیٰ کے قوانین ہیں پس ان کو نہ توڑو اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام لوگوں کے لئے واضح طور پر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نیکو کار ہو جائیں (۱۸۷) اور اپنے مالوں کو آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ اور

نہ ہی حاکمانِ وقت کے پاس کھینچ کر لے جاؤ تاکہ ایک فریق گناہ کے ساتھ مال کا حصہ کھائے حالانکہ تم اس کو جانتے ہو (۱۸۸)

حلِ لغت: اُحِلَّ: حلال کر دی گئی، جائز کر دی گئی، واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، ماضی مجہول ہے، اِحْلَالٌ اس کا مصدر ہے۔ اَلرَّفَثُ: جماع کرنا، عورتوں سے بے پردہ ہو کر اختلاط کرنا، بے پردہ ہونا، فحش گوئی کرنا۔ تَخْتَانُوْنَ: جمع مذکر حاضر مضارع کا صیغہ ہے، تم خیانت کرتے تھے، تم نافرمانی کرتے تھے، اِخْتِیَانٌ اس کا مصدر ہے۔ تُدْلُوْا: جمع مذکر حاضر مضارع کا صیغہ ہے، تم کھینچ لے جاؤ، تم پہنچاؤ، ادلاءٌ اس کا مصدر ہے جس کے معنی ڈول کھینچنا کے ہیں۔ فَرِیْقًا: قطعة و جزاً: ٹکڑا، حصہ [1]۔ حُکَّام: حاکم کی جمع ہے جس کے معنی فیصلہ کرنے والا کے ہیں۔

تفسیر: اس آیۂ کریمہ میں اللہ جلّ جلالہٗ احکامِ الٰہی کی طرف مسلمانوں کو مُتوجہ فرماتا ہے کہ رمضانِ مبارک میں تم ایسے کام بھی کرتے ہو جن سے اللہ جلّ جلالہٗ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ حالانکہ تمہارے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے روشن ہیں، کوئی بھی چیز اس کی ذاتِ اقدس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ لہٰذا ایسے اُمور میں اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی نہ کرو، چنانچہ اُن میں سے ایک یہ بھی امر ہے کہ تم رمضانِ مبارک کی راتوں میں دن کے دوران اپنی بیوی سے ہم صحبت نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح رات کے دوران بھی بیوی سے ہم بستر ہونا اور اس کے ساتھ وظیفۂ حیات کرنا منع ہے مگر تم لوگ رات کے وقت اپنی عورتوں کے قریب جاتے ہو، ہم صحبت ہوتے ہو، ہم بستر ہوتے ہو اور وظیفۂ حیات کرتے ہو تو تمہارا یہ امر اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس سے چھپا ہوا نہیں ہے اور اللہ جلّ جلالہٗ کے حکم کی نافرمانی اور اپنے نفوس کی خیانت کرنا اس کے حضور میں واضح ہے۔

لہٰذا کمال شانِ رافت و رحمت سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس گناہ، نافرمانی اور خیانت کو معاف فرمایا اور نہایت بخشش و عطا کے ساتھ تم پر رجوع فرماتے ہوئے تمہاری توبہ کو قبول فرمایا اور حکم دیا کہ اب تم رمضانِ مبارک کی راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس جا سکتے ہو اور وظیفۂ حیات پُورا کر سکتے ہو اور یہ بھی اس وقت تک جب کہ صبحِ کاذب کے غائب ہونے کے ساتھ صبحِ صادق

---

[1]: الجامع الاحکام القرآن، مؤلفہ امام محمد بن احمد انصاری القرطبی، جلد اول، ص ۳۴۰، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔

طلوع ہو، ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حکم کیا کہ تم تمام رات اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال ہو، کھاؤ بھی اور پیو بھی مگر صبح صادق تک، صبح صادق کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی مغرب کی تاریکی آنے تک روزے کو پورا کرو، نہ کھاؤ نہ پیو اور نہ ہی اپنی عورتوں کے قریب جاؤ۔ مگر اس کے ساتھ یہ حکم بھی دیا کہ اگر تم رمضانِ مبارک کے آخری عشرے میں ہر طرف سے یکسُو ہو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی مساجد میں، اُن مساجد میں جن میں پانچ وقت باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے، یادِ الٰہی کے لئے مُعتکف ہو جاؤ تو پھر اس عشرہ میں رات کے وقت بھی تم عورتوں کے ساتھ اختلاط نہیں کر سکتے اور اللہ جلّ جلالہٗ نے تنبیہ فرمائی اور پُوری توجہ دلائی کہ یہ قوانینِ خُداوندی ہیں ان کو توڑنے کے لئے ان کے قریب بھی نہ جانا، توڑنا تو درکنار اس مقام پر لفظ "قریب" استعمال فرمایا یعنی نافرمانی کا گمان تک بھی نہیں لانا اس کے بعد اللہ تعالیٰ عامۂ انسانیت کو اُن کی بھلائی کے لئے ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ تمام احکام عام انسانوں کے لئے بغیر کسی شک وشبہ، عجب اور تردد کے کھول کھول کر اور واضح کر کے بطریقِ احسن بیان کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہ لوگ اس پر عمل پیرا ہو کر ایمان کی دولت پائیں۔ ایمان باللہ اور ایمان بالرّسالت —— کی دولت پائیں اور اعمالِ صالحہ سے مُزیّن ہوں۔

بیہقیٔ وقت، عالمِ علومِ شرعیہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وابتغوا ما کتب اللہ ولکم --- الخ۔ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں

"تذل الآیة علی انه ان جامع رجل امراته ینبغي ان یرید به الولد دون قضاء الشهودة فحسب حیث قال رسول اللہ صلي اللہ علیه وسلم تزوجوا الودود الولود فاني مکاثر بکم لامم رواه ابو داؤد والنسائي عن معقل بن یسار۔

(یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی عورت سے مجامعت کرے تو مناسب یہ ہے کہ مجامعت سے اولاد کی نیت کرے صرف اپنی خواہش ہی پُوری کرنے کا ارادہ نہ کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسی عورت سے نکاح کرو جو زیادہ اولاد پیدا کرنے والی ہو اس لئے کہ یقیناً میں دُوسری اُمتوں پر اپنی اُمت کی زیادتی سے فخر کروں گا۔ اس حدیث کو ابُو داؤد اور نسائی نے معقل بن یسار

سے روایت کیا ہے) "[۱]

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حقوق العباد کے احکام بیان فرماتے ہوئے بندوں کا ایک دوسرے پر یہ حق جتایا کہ ایک دوسرے کا مال ناجائز، ناروا اور حرام طور پر نہ کھاؤ بلکہ اس مال کے کھانے کی ایک ناجائز اور معصیت کی راہ یہ ہے کہ دُوسرے کا حق ناروا طور پر کھانے کے لئے حاکمانِ وقت کے پاس جھوٹے مقدمے بنائے جائیں اور ناروا سازشیں کی جائیں اور رشوت خوری کا دروازہ کھولا جائے۔ لٰہذا اللہ جلّ جلالہ و عَمّ نَوالہٗ نے انسانوں کو اس خلقِ حسن کی تعلیم عطا فرمائی کہ ایک دُوسرے کا مال ناروا طور پر غصب نہ کرو۔ ایک دوسرے کا حق نہ کھاؤ، جان بُوجھ کر زیادتی کرتے ہوئے، عدوان کرتے ہوئے ناجائز طور پر جھوٹے مقدمات نہ بناؤ اور نہ اُن کو حاکمانِ وقت کے سامنے لے جاؤ صرف اس غرض سے کہ ان کا مال ناجائز طور پر تم ہضم کر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو ناجائز طریقے سے تکلیف و مصائب میں مبتلا کرو۔ لٰہذا اس بداخلاقی سے اللہ جلّ جلالہٗ نے منع فرمایا۔

---

[۱]: تفسیر مظہری، جلد اوّل، ص ۲۰۴، مطبوعہ مجلس اشاعۃ العلوم حیدر آباد دکن۔ (جاری ہے)

سکونِ قلب

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عید کے دن حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کھجوریں چُنتے ہوئے پایا۔ میں نے پُوچھا کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس لڑکے کو روتے ہوئے دیکھا، پوچھا کہ کیوں روتا ہے؟ اس نے کہا میں یتیم ہوں، آج سب لڑکوں نے کپڑے پہنے ہیں اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ میں اس لئے کھجوریں چُن رہا ہوں کہ ان کو فروخت کر کے اسے اخروٹ لے دوں تاکہ اس سے کھیلے اور نہ روئے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ سے عرض کیا میں اس کام کو سرانجام دے لوں گا، آپ بے فکر رہیں۔ پھر میں اس لڑکے کو اپنے ہمراہ لے گیا، اسے کپڑے خرید کر پہنا دیئے اور کچھ اخروٹ بھی کھیلنے کے لئے خرید دیئے اور اس لڑکے کے پژمردہ دل کو خوش کر دیا۔ اس فعل سے میرے دل میں ایک نُور پیدا ہو گیا، میری حالت ہی کچھ اور ہو گئی۔

(ماخوذ از "مخزن اخلاق"، مولف رحمت اللہ سُبحانی، لودیانوی، ایڈیشن ۱۵، صفحہ ۱۴۱، مطبوعہ کتابستان پبلشنگ کمپنی اُردو بازار لاہور)

گذشتہ سے پیوستہ

انوارِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

مدیرِ اعلیٰ

حدیث نمبر ۱۸۴ / ۱۳ : اخبر نا قتیبة بن سعید قال حدّثنا ابن علي عن ابن عون عن محمد عن عبیدة قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْلَا اَنْ تبطرُوا اَنْبَاْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

ترجمہ : محمد بن عبیدہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ (جناب) علی (المرتضیٰ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم فخر کرتے تو البتہ میں تم کو خبر دیتا اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے قتل کرنے کا وعدہ جناب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے دلایا ہے میں نے کہا کہ کیا تو نے یہ حدیث حضرت رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے تو کہا ہاں ربِّ کعبہ کی قسم، ہاں ربِّ کعبہ کی قسم، ہاں ربِّ کعبہ کی قسم۔

حلِ لغت : بَطَرٌ: اِترانا، فخر کرنا، تکبّر کرنا۔ اِيْ: حرفِ ایجاب ہے، بمعنی ہاں۔

تشریح : ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے قتل کرنے کا وعدہ جناب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ مبارک سے دلایا ہے" یعنی ان خوارج کے قتل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حضور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے وعدہ کیا ہے۔

صحیحٌ رجال اسنادہٗ ثقاتٌ من رجال الشیخین[1]

حدیث نمبر ۱۸۵ / ۱۳ : انبأنا احمد بن شعیب قال اخبرنا اسماعیل بن مسعود قال حدّثنا المعتمر بن سلمان عن عون قال حدّثنا محمد بن سیرین قال قال عبیدة السلماني لَمَّا كَانَ حِيْنَ اُصِيْبَ اَصْحَابُ النَّهْرَوَانِ قَالَ عَلِيٌّ

---

[1] : احمد میرین البلوشی، صفحہ ۱۹۲۔

اِبْتَغُوْهُ فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ اِنْ كَانَ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مِنْهُمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ اَوْ مَثْدُوْنُ الْيَدِ اَوْ مُوْدَنُ الْيَدِ فَابْتَغَيْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ فَدَلَلْنَاهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوْا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَنْ وَلِيَ قَتْلَ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا

ترجمہ : محمد بن سیرین نے فرمایا کہ عُبیدہ سلمانی فرماتے ہیں کہ جب میں آیا اصحابِ نہروان قتل ہوئے تو حضرت علی نے فرمایا کہ ان میں اس شخص کو تلاش کرو۔ سو اگر وہ لوگ وہی ہیں جن کا بیان جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے تو یقیناً ان میں ایک ناقص ہاتھ والا آدمی ہے یا پستان کی طرح ہاتھ والا یا کم ہاتھ والا۔ پس ہم نے اس کو تلاش کیا تو ہم نے اسے پا لیا پھر اسے جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو بتلایا سو جب جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اس کی لاش کو دیکھا تو تین بار نعرہ تکبیر بلند فرمائی۔ اگر یہ بات نہ ہو کہ تم فخر کرتے تو البتہ میں تم کو بیان کرتا وہ بات جو اللہ عزّ وجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے فیصلہ فرمایا ہے اس شخص کے متعلق کہ والی ہوا ان کے قتل کا۔ میں نے کہا کہ تو نے یہ حدیث شریف حضرت رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے خود سُنی ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں، تین بار ربِّ کعبہ کی قسم کھائی۔

تشریح : ارشاد ہے "کہ جب میں آیا" یعنی عبیدہ سلمانی فرماتے ہیں کہ جنگِ نہروان کے دن جس وقت میں آیا۔ ارشاد ہے "اس شخص کو تلاش کرو" یعنی اُن لاشوں میں اُس شخص کی لاش کو تلاش کرو۔ ارشاد ہے "کم ہاتھ والا" یعنی وہ خارجی کہ جس کی علامت حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔

صحیحٌ رجالہٗ۔ رجال الشیخین سوائی اسماعیل بن مسعود و ھو ثقۃٌ[1]

حدیث نمبر ۱۸۶/۱۵ : انبانا محمد بن عبید بن محمد قال حدثنا ابو مالک

[1] : البلوشی، ص ۱۹۳۔

وھو عمرو بن ھاشم عن اسماعیل وھو ابن ابي خالد قال اخبرني عمرو بن قیس عن المنھال بن عمرو عن زر بن جیش اَنَّہٗ سَمِعَ عَلِیًّا رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ اَنَا فَقَّاٰبُ عَیْنَ الْفِتْنَۃِ لَوْلَآ اَنَا قُوْتِلَ اَھْلُ النَّھْرَوَانِ لَوْلَآ اَنِّيْ اَخْشٰي اَنْ تَتْرُکُوا الْعَمَلَ لَاَخْبَرْتُکُمْ بِالَّذِيْ قَضَي اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰي لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّي اللّٰہُ تَعَالٰي عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِمَنْ قَاتَلَھُمْ مُبْصِرًا الصَّلٰوتِھِمْ عَارِفًا بِالْھُدَي الَّذِيْ نَحْنُ عَلَیْہِ

ترجمہ: زر بن جیش سے روایت ہے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا وہ فرماتے ہیں کہ میں فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہوں۔ اگر میں نہ ہوتا تو یہ نہروانی نہ مارے جاتے۔ اگر مجھ کو اس کا خوف نہ ہو کہ تم کام چھوڑ بیٹھو گے البتہ میں تم کو اس سے خبردار کرتا جو کچھ اللہ عزّوجل نے تمہارے نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارکہ پر جاری کیا ہے جو ان کی نماز کو دیکھنے والا ہے اور اس کی ہدایت کا عارف ہے کہ جس پر ہم ہیں۔

حلِ لغت: فَقَّاب: محافظ۔

تشریح: ارشاد ہے "اگر میں نہ ہوتا تو یہ نہروانی نہ مارے جاتے" یعنی ان خارجیوں کو قتل کر کے اس فتنہ کو میں نے ختم کیا اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ کر لیا اور بچا لیا۔ (جاری ہے)

حُسنِ سلوک

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن اپنا مصلیٰ اور قرآن مسجد میں چھوڑ کر طہارت کے لئے دجلہ پر گئے جو بالکل نزدیک تھا۔ اتنے میں ایک عورت آئی جسے چوری کی عادت تھی، مصلیٰ اور قرآن لے کر چلتی بنی۔ آپ دجلہ سے طہارت کر کے سیدھے اس عورت کے پیچھے گئے۔ جب قریب پہنچے تو آپ نے شرم سے آنکھیں نیچے کر لیں اور کہا "مادرِ شفیق! آپ کا کوئی لڑکا قرآن شریف بھی پڑھتا ہے؟" بڑھیا نے کہا "نہیں"۔ آپ نے فرمایا "تو پھر قرآنِ مجید لے کر کیا کرو گی؟ یہ مجھے دے دو میں پڑھا کروں گا اور مصلیٰ تم لے جاؤ تمہارے کسی کام آ جائے گا"۔ وہ عورت بہت شرمندہ ہوئی اور آئندہ کے لئے تائب ہو گئی۔

(ماخوذ از "مخزنِ اخلاق"، مولف رحمت اللہ سُبحانی، لودیانوی، ایڈیشن ۱۵، صفحہ ۱۲۰، مطبوعہ کتابستان پبلشنگ کمپنی اُردو بازار لاہور)

گزشتہ سے پیوستہ

اخلاقِ اسلامی (روحِ اسلام و ایمان)

رئیس المفسرین ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی
سابق وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

مُبشرات: اچھے خواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ نبوّت کے آثار میں سے اب کچھ باقی نہیں رہا مگر مُبشرات (یعنی نبوّت میرے بعد ختم ہو جائے گی اور آئندہ ہونے والے واقعات کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ مبشرات کے سوا باقی نہیں رہے گا)۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے پُوچھا مُبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "اچھے خواب" یعنی خوش خبری دینے والے خواب۔ بُخاری اور مالک نے اس روایت میں جو عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے منقول ہے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ اچھے خواب کے بعد یہ الفاظ فرمائے "وہ اچھے خواب جن کو مُسلمان آدمی اپنے لئے دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی اور شخص دیکھے"

(مشکوٰۃ شریف، مُترجم اُردو، جلد دوم، فصلِ اول حدیث ۱/۴۴۰۱، صفحہ ۴۳۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے "اچھا خواب نبوّت کے چالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے"

(مشکوٰۃ شریف، مُترجم اُردو، جلد دوم، فصلِ اوّل حدیث ۲/۴۴۰۲ صفحہ ۴۳۶)

راتوں کی احتیاطیں:

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "جب رات کو تاریکی چھانے لگے تو اپنے بچوں کو (گھروں سے) باہر نہ جانے دو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں اور جب رات کا کچھ حصّہ گذر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے اپنا دروازہ بند کرو، اور اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ گل کر دو، اور اللہ کا نام لے کر اپنے پانی کا برتن بند کرو، اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن ڈھانک دو، اور اگر ڈھانکنے کی کوئی چیز نہ ملے تو بھی عارضی طور پر کوئی چیز اس پر رکھ دو۔

(صحیح بُخاری، مُترجم اُردو، جلد دوم باب ۲۹۵، حدیث ۵۱۰، صفحہ ۲۳۸)

روحیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "روحیں (جسموں میں داخل کئے جانے سے پہلے) ایک مجتمع لشکر کی مانند تھیں پھر ان کو جسموں میں داخل کر کے مُتفرق کر دیا گیا۔ پھر جو روحیں کہ (جسموں میں داخل کئے جانے سے پہلے) آپس میں مانوس تھیں (اب بھی) آپس میں مانوس ہیں اور باہم اُلفت رکھتی ہیں اور جو روحیں اس وقت انجان اور نامانوس تھیں وہ آپس میں (اب بھی) اختلاف رکھتی ہیں" (مسلم نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے)۔ (مشکوٰۃ شریف، مُترجم اُردو، جلد دوم، فصلِ اول، حدیث ۴۷۸۳/۱ صفحہ ۵۲۳)

ماں کی عظمت اور صلہ رحمی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری محبت کے لئے کون شخص زیادہ مناسب ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تیری ماں" عرض کیا پھر کون؟ فرمایا "تیری ماں" عرض کیا پھر کون فرمایا "تیری ماں" عرض کیا پھر کون؟ فرمایا "تیرا باپ" اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر تیرا قریب کا عزیز، پھر تیرا قریب کا عزیز (مشکوٰۃ شریف، مُترجم اُردو، جلد دوم، فصلِ اول حدیث ۴۶۹۲/۱ صفحہ ۵۰۲)

والدین کی خدمت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "غبار آلود ہو ناک اُس کی، خاک آلود ہو ناک اُس کی، غبار آلود ہو ناک اُس کی" (یعنی وہ ذلیل و خوار ہو) پُوچھا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کس کی ناک؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اُس شخص کی جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو یا دونوں کو بُوڑھا پایا اور پھر جنت میں داخل نہیں ہوا (یعنی ان کی خدمت کر کے اپنی جنت نہ بنائی)"

مشکوٰۃ شریف، مُترجم اُردو، جلد دوم، فصلِ اول، حدیث ۴۶۹۳/۲۔ صفحہ ۵۰۲)

حُسنِ سلوک کے برکات:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی موت میں تاخیر کی جائے اس کو چاہئیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرے" (مشکوٰۃ شریف، مُترجم اُردو، جلد دوم، فصلِ اول حدیث ۴۶۹۹/۸۔ صفحہ ۵۰۳)

صلہ رحمی (وعدہ وعید)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "رحم عرشِ الٰہی میں معلق ہے اور دُعا کے طور پر کہتا ہے کہ جو شخص مجھ کو مِلائے گا یعنی رشتہ داری اور قرابت داری کو قائم رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ ملائے گا اور جو شخص مجھ کو قطع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قطع کرے گا" (مشکوٰۃ شریف، مُترجم اُردو، جلد دوم فصلِ اوّل، حدیث ۴۷۰۲/۱۱ صفحہ ۵۰۴)

ماں باپ کی رضامندی کا صلہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "پروردگار کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے" (مشکوٰۃ شریف، مُترجم اُردو، جلد دوم، فصلِ اوّل حدیث ۴۷۰۸/۱۷، صفحہ ۵۰۵)

حُسنِ اخلاق:

حضرت ابُو موسیٰ روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قیدیوں کو قید سے چھڑاؤ، لوگوں کی دعوت قبول کرو، بیماروں کی عیادت کرو" (بُخاری شریف، مُترجم اُردو، جلد سوم، حدیث ۱۶۰ صفحہ ۱۰۲) سُبحان اللہ کیا اندازِ بیان ہے اور کیا ہمدردی۔

عورتوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا:

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی مانند ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی اور اگر فائدہ اُٹھانا چاہو تو ٹیڑھی میں فائدہ اُٹھا سکتے ہو۔ (صحیح بُخاری، مترجم اُردو، جلد سوم، باب ۱۰۹، حدیث ۱۷۰، صفحہ ۱۰۶)

عورتوں کے ساتھ نرمی:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سفر میں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے غلام انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سواری کو ہانک رہے تھے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اے انجش! ان شیشوں کو سنبھال کر لے چل" (شیشوں سے آپ کی مُراد عورتیں تھیں)۔

(صحیح بُخاری شریف، مُترجم اُردو، جلد سوم حدیث ۱۱۳۳، صفحہ ۴۲۵)

جانوروں کے ساتھ سلوک:

حضرت ہشام بن زید روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ساتھ حکم

بنی ایوب کے پاس گیا حضرت انس نے چند لڑکوں کو یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی باندھ کر تیر مار رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبیؐ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری شریف، مُترجم اُردو، جلد سوم، صفحہ ۲۱۹)

سوچو ان کا کیا ہو گا جو انسانوں کو باندھ کر آنکھوں پر پٹی باندھ کر اذیت دیتے ہیں اور مارتے ہیں اور مار ڈالتے ہیں۔

ہمسائے کے ساتھ حُسن سلوک:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "ہمیشہ جبرئیل علیہ السّلام مجھ کو ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اس کو ترکہ بھی دِلا دیں گے"

(سُنن ابُوداؤد، مُترجم اُردو، جلد سوم، باب ۵۲۹، حدیث ۱۷۱۰، صفحہ ۶۴۳)

ہمسائے کے حقوق:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے "قسم ہے خُدا کی ایمان نہیں لاتا، قسم ہے خدا کی ایمان نہیں لاتا، قسم ہے خدا کی ایمان نہیں لاتا، (یعنی ایمانِ کامل) پُوچھا گیا یا رسول اللہ! کون ایمان نہیں لاتا؟ فرمایا "وہ شخص خُدا پر ایمان نہیں لاتا جس کے ہمسائے اُس کی بُرائیوں سے مامون و محفوظ نہ ہوں"

(مشکوٰۃ شریف، مُترجم اُردو، جلد دوم، فصلِ اوّل حدیث ۱۶/۴۷۴۳، صفحہ ۵۱۴)

پڑوسی کا حق:

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا واللہ وہ آدمی مؤمن نہیں ہے، واللہ وہ آدمی مؤمن نہیں ہے، واللہ وہ آدمی مومن نہیں ہے، پُوچھا گیا کون یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا جس کا پڑوسی اس کی تکلیف سے بے خوف نہ ہو، (اس حدیث کا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کیا جانا ثابت ہے) (صحیح بُخاری، مُترجم اُردو، جلد سوم، حدیث ۹۵۴ صفحہ ۳۶۵)

پڑوسی کا احترام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ روایت کرتے ہیں اُنہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ کوئی عورت اپنی ہمسائی کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کُھر ہی کیوں نہ ہو۔ (صحیح بُخاری، مُترجم اُردو، جلد سوم، حدیث ۹۵۵ صفحہ ۳۶۵)

دُکھ درد میں مؤمنوں کی مثال

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کہتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ "تو مؤمنوں کو آپس میں رحم کرنے، محبت رکھنے اور مہربانی کرنے میں ایسا پائے گا جیسا کہ بدن ہے، جب بدن کا کوئی عضوٗ دُکھتا ہے تو سارے بدن کے اعضاء اس کے دکھ میں شریک ہو جاتے ہیں اور بیداری و بُخار میں سارا جسم شریک رہتا ہے" (مشکوٰۃ شریف، مُترجم اُردو، جلد دوم فصلِ اوّل حدیث ۴۷۴۴/۷، صفحہ ۵۱۲)

مُسلمان بھائی بھائی ہیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے مُسلمان مُسلمان کا (دینی) بھائی ہے۔ نہ تو کوئی مُسلمان کسی مسلمان پر ظلم کرے نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے (یعنی مثلاً کسی دشمن کے ہاتھ نہ پڑنے دے بلکہ اس کی مدد کرے) اور جو شخص کسی مسلمان کے رنج و غم یا مصیبت و مشکل کو دُور کرے گا، خُدا اس کے رنج و مصیبت اور غم کو دُور کرے گا۔ (خصوصاً) روزِ قیامت کی مصیبت و غم کو اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا خُداوندِ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چُھپائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف مترجم اردو، جلد دوم، فصلِ اوّل حدیث ۴۷۲۹/۱۲، صفحہ ۵۱۲)

یتیم کی نگہداشت کا انعام:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "میں اور یتیم بچہ کا پرورش کرنے والا، خواہ وہ یتیم اس کا ہو یا غیر کا، جنت میں اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو دکھایا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھی" (مشکوٰۃ شریف، مُترجم اردو، جلد دوم فصلِ اوّل حدیث ۴۷۲۳/۶، صفحہ ۵۱۲)

انصار سے محبت:

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ انصار سے تو مؤمن ہی محبت رکھے گا اور اُن سے بُغض صرف مُنافق ہی رکھے گا جو انصار سے محبت رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھے گا اور جو انصار سے بُغض رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے بُغض رکھے گا۔ (صحیح بُخاری، مُترجم اُردو، جلد دوم، باب ۳۱۸، حدیث ۹۶۹، صفحہ ۳۲۵-۳۲۶)

یہ ہدایت اس لئے فرمائی گئی کہ مہاجر اور انصار مل کر ایک دُوسرے پر فوقیت کے تصوّر میں گرفتار نہ ہوں نہ ایک دوسرے کا گلا کاٹیں۔ یہاں یہ امر غور طلب ہے کہ یہ بات انصار کے سلسلہ میں فرمائی گئی تاکہ ہر دور میں مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے معاون ہوں اور ہر دور کے لئے "احسان کا بدلہ احسان" کا قانون پیشِ نظر رہے۔ الحمدللہ! یہ اہم باب "احسان" پر ختم ہوا جو جملہ اخلاق کی روح ہے۔ ختم شُد۔

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

سیّد احمد ناصر گیلانی

محبوبِ کبریا کو وسیلہ بنا کے دیکھ
تو عشقِ بریا کو ذرا آزما کے دیکھ

اُتریں گے راز دل پہ تیرے ھست و بُود کے
تو دل کو ایک بار مدینہ بنا کے دیکھ

سجدوں میں لوٹ آئے گی ایماں کی روشنی
عشقِ رسولِ پاک کی شمع جلا کے دیکھ

قدموں میں تیرے ہوں گی زمانے کی رفعتیں
تو چند قدم حضور کی جانب بڑھا کے دیکھ

بغداد سے جو ہوتی ہوئی جائے مدینہ
اس راہِ حق پہ قادرِ مطلق کو پا کے دیکھ

اک قادری رستہ بھی ہے محبوبِ خُدا تک
اس راہ کے امیر کو اپنا بنا کے دیکھ

گذشتہ سے پیوستہ

شہہ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مشاہیر کی نظر میں

پرنسپل (ریٹائرڈ) الحاج صُوفی مُشتاق احمد صدیقی

ایک غیر مسلم کے نذرانۂ عقیدت کے بعد آیئے دیکھتے ہیں کہ حضور خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک ادنیٰ غُلام ساغر صدیقی جذبۂ عقیدت و محبت سے سرشار ہو کر کتنے پیارے اور وجد آفریں الفاظ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں مدح و ثناء کے پھول نچھاور کرتے ہیں، فرماتے ہیں

تختِ جمشید نہ میں تاجِ سلیماں مانگوں | اُن کے دربار سے توقیرِ مُسلماں مانگوں
دے سکے اور تو دے مجھ کو تڑپنے کی سزا | غیر ممکن ہے کہ میں چارۂ ہجراں مانگوں
دو جہاں میرے قدم بوس بھی ہو جائیں تو کیا | پھر بھی بطحا کی تمناؤں کا عُنواں مانگوں
ہے میری فکر کو صحرائے عرب کا سودا | کیا کروں گا جو خیالوں کا پرستاں مانگوں
توڑ دیتا ہے جو بتخانۂ آذر کے صنم | دل یہ کہتا ہے کہ وہ جذبۂ پنہاں مانگوں
سبز گنبد کی ضیاؤں پہ بھروسہ ہے مجھے | ظلمتوں میں نہ کوئی شمعِ فروزاں مانگوں

کاش وہ دن بھی میسر ہوں نبی کے در پر
اپنے سجدوں کا عوض شہرتِ ایماں مانگوں

پشتو کے ایک عظیم صُوفی شاعر رحمان بابا نے حضور سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، رحمۃ للعالمین کی شانِ اقدس میں نعت کے موتی یوں پروئے ہیں۔

کہ صورت د محمد نہ وے پیدا | پیدا کرے بہ خدائے نہ وہ دا دنیا

اگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی دُنیا میں پیدا نہ ہوتی تو خُداوندِ بُزرگ و برتر نے یہ دُنیا بھی نہ پیدا کی ہوتی۔

کُل جھان د محمد پر روئی پیدا شو | مُحمد دے دہ تمام جھان آبا

سب دُنیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاطر پیدا کی گئی ہے سو محُمد تمام جہان کے آبا ہیں۔

نبوت پہ مُحمد باندے تمام شہ | نشتہ پس لہ مُحمدہ انبیاء

نبوت خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہو گئی ، اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی بھی دُنیا میں مبعوث نہیں کیا گیا۔

نُور ھالہ د محمد وہ پہ جھان کبنں | چہ بوی نہ وہ د آدم و د حوا

دُنیا میں اس وقت سے حضورِ انور کا نُور جلوہ گر تھا جبکہ آدم علیہ السلام اور بی بی حوا علیہا السلام کا وجود تک دُنیا میں نہیں تھا۔

پہ صورت کہ آخریں دے پیدا شوے | پہ معنے کبنں اولین دے د ھر چا

آپ زمرۂ انبیاء میں دُنیا میں سب سے آخر میں تشریف لائے لیکن عظمتِ مرتبت کے لحاظ سے سب سے اعلےٰ اور بلند تر ہیں۔

خدائے مہ گنڑہ بیشکہ چہ بندہ دے | نورئے کل واڑہ صفات دی پر شتیا

آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو خُدا کا درجہ نہ دیں کیونکہ حضور بلا ریب اللہ کے بندے ہیں اور ایک نیک بندے میں جتنی اعلیٰ اور ارفع صفات ہونی چاہئیں وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی میں بغیر کسی شک وشبہ کے پائی جاتی ہیں۔

کہ نبی دے کہ ولی دے کہ عاصی دے | مُحمد دے د ھمہ واڑہ ؤ پیشوا

دُنیا میں خواہ کوئی نبی ہے یا ولی ہے یا کہ گنہگار، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمام مخلوقاتِ خُدا کے رہبر و پیشوا ہیں۔

چہ ئے دین د مُحمد دے قبول کڑے | جنتی دے کہ فاسق دے کہ پارسا

جو کوئی بھی حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے یعنی وہ جنت کی نعمتوں سے مستفید ہو گا خواہ وہ فاسق و فاجر ہو یا متقی و پرہیزگار۔

مُحمد د گمراہانو رہنما دے | مُحمد دے د ڑندو د لاس عصا

جو کوئی بھی راہِ حق سے بھٹکا ہوا ہے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم حق کے راستے کی طرف اس کی رہنمائی کرتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اندھے کی رہنمائی کے لئے ہاتھ کے عصا کی مانند ہیں۔

کہ رنڑا دہ پیروی د محمد دہ | گنڑہ نشتہ پہ جھان بلہ رنڑا

جس کسی کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی روشنی میسر آگئی ہو اس کے لئے

دُنیا کی کسی اور روشنی کی کوئی حقیقت نہیں۔

مُحمد دبی چارہ وُ چارہ گر دے | محمد دے ہر درد مند لرہ دوا

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دُنیا میں ہر بے چارہ اور بے بس انسان کے چارہ گر ہیں۔ آپ ہر دکھی اور دردمند کے لئے دوا ہیں۔

ځہ رحمان د مُحمد د در خاکروب یم

کہ مے خدائے نہ کہ لہ دے درہ جُدا

اے رحمان میں آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے در کا جاروب کش ہُوں اور خُداوندِ بزرگ و برتر سے التجا ہے کہ اس پاک در کی خاکروبی کی سعادت سے مجھے محروم نہ کرے۔

پشتو زبان کے عظیم صُوفی شاعر عبدالرحمان بابا کے عقیدت و محبت سے لبریز اشعار کے بعد اب صوبہ سرحد کی اک دوسری عظیم اور مقبول زبان ہندکو کے چند اشعار جو استاد عبدالرشید تاجؔ نے حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح و ثنا میں لکھے ہیں، ملاحظہ کریں۔

ایسا میں سرتے شفیع رکھنا جس دی بیعت سی حاصل برات ہویے

اس دے کلمہ دی برکت دے نال میری نار سقرسی بلکہ نجات ہویے

اس دے نام تے بھیجا درود ہر دم جس تے عاشق خاص ربّ دی ذات ہویے

ظاہر باطن اندر تاجؔ راج اس دا جس دی خاطر روشن کائنات ہویے

ترجمہ: (۱) میرا سرپرست ایک ایسا شفیع المذنبین ہے کہ جس کے حلقۂ اطاعت و فرمانبرداری میں داخل ہو کر مجھے دُنیا کے ہر طالع آزما کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے سے نجات مل گئی ہے۔ (۲) دین اسلام کے کلمۂ طیبہ کا اقرار کر کے اس کی عظمت اور برکت کے طفیل میں دوزخ کی آگ سے محفوظ ہو گیا ہوں۔ (۳) میں ہر وقت اس ذات تقدس مآب کے حضور درود و سلام کے پھول نچھاور کرتا ہوں کہ جس کی عظمت و تقدس پر خود خالق کائنات فریفتہ ہے۔

(۴) کائنات کے اندر ہر وہ چیز جو ظاہر ہے (چھپی ہوئی نہیں ہے) اور ہر وہ چیز جو پوشیدہ ہے اور منظر شہود پر ظاہر نہیں ہوئی ہے یہ سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیرِ نگیں ہیں یعنی محبوب ربُّ العالمین کے لئے مسخر کر دی گئی ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وہ ذاتِ بابرکات ہیں کہ جن کی خاطر کائنات کو نُورِ ہدایت سے مُنور و تاباں کیا گیا ہے۔

(جاری ہے)

بی بی آمنہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا کے مزارِ پاک کی بے حُرمتی

علاءُ الدین عدیم

سعودی عرب سے جو اطلاعات وہاں پر بی بی آمنہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا کے مزار شریف کی بے حُرمتی کے متعلق یہاں پہنچی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ حضور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ ماجدہ کے مزار کو وہاں کے موجودہ حکام نے منہدم کر دیا ہے۔ اس سے پاکستان کے دینی حلقوں میں بے چینی کی شدید لہر دوڑ چکی ہے اور اس پر ہر جگہ غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ ماہ اس سلسلے میں جماعتِ اہلسنت پاکستان کراچی کے اجتماعی اجلاس میں احتجاجی قرارداد بھی منظور کی گئی اور اسلام آباد میں مشائخ و علماء اور شمع رسالت کے پروانوں کی طرف سے سعودی سفیر کو شاہ فہد کے نام ایک یادداشت پیش کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔

امسال حج سے پیشتر ماہِ رمضان میں کراچی سے ایک صاحب سیّد محمد اخلاق قادری چشتی صابری اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ عمرہ کے لئے سعودی عرب تشریف لے گئے تھے تو مدینہ منورہ سے مکّہ مکرمہ کی جانب براستہ مقام بدر ابوا شریف کے قریب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ مکرمہ سیّدہ طاہرہ بی بی آمنہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا کے مزار مبارک پر حاضری دینا چاہی تو ان کے بقول اُنھوں نے یہ رُوح فرسا منظر دیکھا کہ مزار شریف کی جگہ کو نہ صرف بلڈوزر سے منہدم کیا جا چکا تھا بلکہ مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں زائرین نے نشاندہی کی نیت سے سبز رنگ کر دیا تھا ان میں سے کچھ کو پہاڑی کی ڈھلوان پر گرے ہوئے پایا گیا، وہاں سے واپسی پر سعودی حکومت کے ایک اہلکار نے ان سے بدکلامی کی اور سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ اس طرف رُخ مت کرنا۔

ان کے اس بیان کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ وہاں سے واپسی پر وہ مزار پاک کے فوٹو بھی ساتھ لائے ہیں اور بڑی تقطیع کے ایک رسالہ میں آرٹ پیپر پر انہوں نے ان تمام تصاویر اور بیانات وغیرہ کو شائع بھی کر دیا ہے۔ اسی رسالہ میں انہوں نے اس سعودی فتویٰ کے عربی متن کے ایک حصہ کا عکس بھی دیا ہے جس کے تحت حضرت بی بی آمنہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا کے مزار کی زیارت کو ممنوع قرار دیا گیا۔ اس فتویٰ کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ جن حضرات کو اس مزار شریف کے محل وقوع کا علم تھا وہ زیارت کے لئے جاتے رہا کرتے تھے اسی لئے سعودی

باقی صفحہ ۲۸ پر

پشاور ٹیلیوژن سے فرقہ واریت کا پروپیگنڈا

سید مُحمد یاسر بخاری

دینِ قیّم کو اس دُنیا میں ظاہر ہوئے چودہ سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ان چودہ صدیوں میں دینِ اسلام کو کئی اندرونی و بیرونی سازشوں کا شکار ہونا پڑا۔ حضور نبیؐ رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس لگائے ہوئے پودے کو لاتعداد آندھیوں اور سخت طوفانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ متبعینِ سُنتِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو انتہائی اذیت ناک حالات اور مصائب سے دوچار ہونا پڑا لیکن پھر بھی اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے مُقربین و صالحین سے اس دین کی حفاظت کرواتا رہا کیونکہ اُس وحدہ لاشریک کا وعدہ ہے

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

ترجمہ: بے شک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن، اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

ان تمام مصائب و تکالیف کا مقابلہ اتحاد و اتفاق اور یکجہتی کے ساتھ کیا گیا جس کی وجہ سے اسلام اپنی صحیح اور اصل شکل میں آج ہم تک پہنچا ہے۔ ان سازشوں اور بغاوتوں کی وقتاً فوقتاً سرکوبی کی جاتی رہی لیکن کسی نہ کسی رُوپ میں یہ شیطان مؤمنین و متقین کو سیدھے راستے سے بھکانے کے لئے ظاہر ہوتا رہا کیونکہ قیامت تک کی مہلت اس لعین کے پاس ہے اور وہ اس عرصہ میں اُمتِ مُسلمہ کو صراطِ مستقیم سے ہٹانے کے لئے کئی حربے استعمال کرے گا لیکن اس کی ناپاک جسارتوں کا مُنہ توڑ جواب صرف اور صرف ہمارا باہمی اتحاد و اتفاق ہے۔

عصرِ حاضر میں بھی یہود و ہنود کی سازشیں اسلام کے خلاف جاری ہیں لیکن سب سے بڑا فتنہ اسلام کو داخلی خلفشار سے نمٹنا ہے۔ اس طرح اسلام بیک وقت داخلی اور خارجی دونوں محاذوں پر اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہا ہے۔ فرقہ واریت کے اس زہر نے پُوری اُمت کو اپنے اثر میں جکڑ لیا ہے جس کی وجہ سے اُمتِ مرحومہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہ گئی

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے | اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

ان حالات میں حکومتی ذرائع اور خصوصاً ذرائع ابلاغ پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس فرقہ واریت کی روک تھام کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ حکومتی نگرانی میں کام کرنے والا ادارہ "پاکستان ٹیلی وژن" بھی اس فرقہ واریت کی جنگ میں کُود

پڑا ہے اور اس سلسلے کی شروعات غالباً پشاور مرکز سے کرنے کا تہیہ کیا گیا ہے ۔ ہم پشاور ٹیلی وژن مرکز کے جنرل مینیجر جناب سید مُجاہد بن سید گیلانی صاحب کے علم میں بھی یہ بات لانا چاہتے ہیں کیونکہ وہ بذاتِ خود ایک علمی شخصیت ہیں ، فہم و فراست کے مالک ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ برِ صغیر کی مشہور و معروف درگاہ آستانۂ عالیہ حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سجادہ نشین بھی ہیں ۔ گیلانی صاحب سے ہماری استدعا ہے کہ اس صورتحال کا فوراً نوٹس لیں اور یہ امر یقینی ہے کہ فرقہ واریت کے ضمن میں جو واقعات پیش آئے ہیں وہ سب کچھ آپ کی لاعلمی میں ہوا ہے ۔ اگر گیلانی صاحب کو اس کا علم ہوتا تو یہ صورتحال ہرگز پیش نہ آتی ۔ اس سلسلے میں ہر اتوار کے دن صبح ساڑھے آٹھ بجے نشر ہونے والے پروگرام "سوال یہ ہے" میں زیرِ بحث آنے والے مسائل آتے ہیں ۔ بظاہر تو یہ ایک اچھا سلسلہ ہے جس میں ملکی اور غیر ملکی شہریوں کے شرعی مسائل کے جوابات دیئے جاتے ہیں لیکن درحقیقت ان سوالوں اور جوابوں کی آڑ میں اہلسنت والجماعت کے مسلمہ عقائد کی صریح تکذیب کی جاتی ہے جو کہ ٹیلی وژن جیسے ادارہ کو کسی صورت بھی زیبا نہیں ۔

اس پروگرام میں میزبان ڈاکٹر محمد فاروق خان اور دو مہمان شرکت کرتے ہیں جن کا تعارف "ممتاز علمی شخصیات" کے طور پر کرایا جاتا ہے لیکن بُنیادی طور پر یہ حضرات مجہول الحال ہوتے ہیں اور خود ساختہ اجتہاد کے قائل ہوتے ہیں کیونکہ ان کا مقصد مذاہبِ اربعہ اور ان کے سربرآوردہ ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تقلید نہیں بلکہ ان کی رائے کے خلاف اپنی رائے دینا ہوتا ہے جس کا اظہار "میں یہ کہتا ہوں" یا "میرا یہ خیال ہے" یا "میری اس مسئلہ میں یہ رائے ہے" کے الفاظ میں کیا جاتا ہے جو درحقیقت ایک جدید اور مغربی انداز میں پیش کئے جانے والے مذہب کا کُھلم کُھلا اظہار ہے ۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے ایک غیر مُقلد جاوید غامدی نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے عورت کی امامت کو جائز اور مستحسن قرار دیا ہے حالانکہ احناف کے نزدیک عورتوں کی باجماعت نماز کسی عورت امام کی اقتداء میں خواہ فرض ہوں یا نوافل مکروہِ تحریمی اور ممنوع ہے ۔ اسی طرح تقلید جیسے اہم اور خالصتاً شرعی مسئلے کے خلاف بھی زبان درازی کی گئی اور ایک پروگرام نشر شدہ بتاریخ ۹ مئی ۱۹۹۹ء میں نام نہاد علمی شخصیت منظور الحسن نے فرقہ واریت کی روک تھام کرنے کے ضمن میں تقلید کو تمام اختلافات کی جڑ قرار دیا ۔ حالانکہ اہلِ علم پر یہ بات

روشن ہے کہ فقہائے احناف ۔ غیر مقلدین کو گمراہ اور فاسقانہ عقائد رکھنے والا لکھا اور کہا ہے اور یہاں تک کہ غیر مُقلد کی اقتداء میں نماز کو بھی مکروہِ تحریمی اور ممنوع قرار دیا ہے۔

اسی پروگرام میں علمیت سے عاری مذکورہ نوجوان منظور الحسن نے مسئلہ کفو پر بھی تنقید کی اور سیّدزادی کا نکاح غیر سیّد سے جائز قرار دیا لیکن وہ اپنے اس مضل قول کے جواز میں کوئی دلیل پیش نہ کر سکا اور کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق سیّدزادی کو غیر سیّد کے عقد میں نہ دینے کو ہندوانہ معاشرے کی رسم اور ذات پات کی تفریق قرار دیا جبکہ اہلِ سُنت والجماعت اور اہلِ طریقت اس بات پر مُتفق ہیں کہ سیّدزادی کا نکاح غیر سیّد سے کسی طور بھی جائز نہیں مگر صرف غیر مُقلدین کا یہ ٹولہ اس کا رد کرتا ہے۔

اسی طرح اگلی اتوار بتاریخ ۱۶ مئی ۱۹۹۹ء کو پیش کیے گئے پروگرام میں اولیاء اللہ کی قبور سے استعانت و استمداد کا بھی انکار کیا گیا۔ سوالوں کا جواب دیتے ہوئے برائے نام علم کے حامل محمد وقاص خان نے ڈھکے چُھپے الفاظ میں صالحین اور مقربینِ بارگاہِ الٰہی کے وسیلہ کو ناجائز قرار دیا اور کہا کہ "یہ شرک ہے" جو اہلسنت والجماعت کا مسلمہ عقیدہ ہرگز نہیں۔ علمائے اہلسنت اس مسئلے میں ضخیم کتابیں تحریر فرما چکے ہیں۔

ان تمام باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک جدید مذہب کی تبلیغ زور و شور سے کی جا رہی ہے جو نیو ورلڈ آرڈر کی ہدایات کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے۔ اولیاء اللہ سے امداد و توسل اسلاف کا شیوہ رہا ہے اور اسی عقیدہ پر سوادِ اعظم اہلسنت متفق ہیں لیکن ہمارے ٹیلی وژن کے مفتیوں کو اس بات کی مطلق خبر نہیں ہے کہ آج جن چیزوں کا وہ رد کر رہے ہیں انہی کے اکابرین اس عمل کو جائز اور مشروع قرار دیتے ہیں

جن کو اسلامی مسائل کی نہیں مطلق خبر
ظلم کو نابود کرنا جس کا نصب العین تھا

ایسے ظالم فتویٰ بازوں کی جہاں میں دُھوم ہے
آج وہ اسلام خود سب سے بڑا مظلوم ہے

جدید مذہب کے حامیوں سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ حنفیت کی آڑ میں دینِ اسلام کو مثلِ عقرب ڈنک مارنا چھوڑ دیں کیونکہ ان کا پول عوام پر کُھل چکا ہے

عصیاں کا رنگ رُخ پہ نمودار ہو گیا
دھوکا ہے، یہ خضاب نہیں روئے شیخ پر

آج جو مولوی اور مُفتی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں ان کی پناہ گاہ یورپ ہی ہے. جہاں پر وہ جدید مذہب کے مطابق کُھلم کھلا دادِ عیش دے سکتے ہیں مگر حنفیت

کی آڑ میں وہابیت اور نجدیت کی اجازت کسی صورت نہیں دی جا سکتی

کُفر کی رغبت بھی ہے، دل میں بُتوں کی چاہ بھی
کہتے جاتے ہیں مگر مُنہ سے معاذ اللہ بھی

علماءِ اہلسنت سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اس مسئلہ میں نرم رویہ بالکل اختیار نہ کریں اور اس پروگرام کے خلاف مل کر آواز اٹھائیں ورنہ دینِ حق کے خلاف ریشہ دوانیوں کا سلسلہ بدستور بڑھتا رہے گا۔ علمائے مسترشدین نے ہر مقام پر اسلام کا دفاع کیا لیکن ٹیلی وژن کے مفتیوں نے مذہب کو جس رنگ میں پیش کیا ہے اس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی امان میں رکھے۔

مٹتے مٹتے اثرِ صدق و صفا کچھ نہ رہا | آخری دور میں تلچھٹ کے سوا کچھ نہ رہا

"سوال یہ ہے" کے اربابِ اختیار سے ہمارا یہ سوال ہے کہ آیا فرقہ واریت کو ہوا دینا ہی پی ٹی وی کا نصب العین ہے یا کسی تعمیری مقصد کی جانب بھی پیش قدمی کی جا رہی ہے۔ ظاہراً تو یہ اسلام کے خلاف پیش قدمی ہے جس کا روکنا حکومت کا اولین فریضہ ہے۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ اس گمراہ پروگرام کو یا تو سرے سے بند ہی کر دیا جائے ورنہ اس پروگرام میں ایک فرقہ کی مسلسل تبلیغ کو لگام دی جائے اور اہلسنت کے علماء کرام کو بھی اس میں اظہارِ خیال کا موقع دیا جائے تاکہ عوام پر حقیقتِ حال واضح ہو اور فروعی اختلافات کو تقویت ملنے کی بجائے اتفاق و اتحاد کی فضاء قائم کرنے میں مثبت پیش رفت ہو۔

فسونِ سیاست

فیض لودھیانوی مرحوم و مغفور

تعجب ہے کہ جو ملت کا غم کھاتے رہے ہر دم
وہ غم خوارانِ ملت آج غدارانِ ملت ہیں

مگر دن رات جو کرتے رہے ملت سے غداری
وہ غدارانِ ملت آج غم خوارانِ ملت ہیں

سُلطان شہاب الدین محمد غوری

صاحبزادہ ایس ایم بخاری بھائی خانوی

سلطنتِ غوری:

امیر سبکتگین کے زمانہ حکومت میں بنی حسین ممالک غور پر بنی سبکتگین کی طرف سے حکومت کرتے تھے۔ رُعب دبدبہ اور شان وشوکت میں اپنی مثال آپ تھے۔ بنی حسین کے چار افراد مُحمد، سوری، حسین شاہ اور سام بہت مشہور تھے۔ ۵۴۳ھ میں مُحمد قتل ہو گیا، سیف الدین نے اپنے بھائی محمد کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے بہرام شاہ والئ غزنی پر حملہ کر دیا۔ بہرام شاہ ہندوستان چلا گیا اور سیف الدین نے غزنی پر قبضہ کر لیا۔ ۵۴۴ھ میں بہرام شاہ نے افواج فراہم کر کے دوبارہ غزنی پر قبضہ کر لیا اور سیف الدین سوری کو شہر پناہ غزنی کے دروازہ پر سولی دیدی۔ سیف الدین کے قتل کے بعد اس کا بھائی علاء الدین بلادِ غور پر قابض ہو گیا۔ ۵۴۷ھ میں غزنی پر حملہ کیا اور بزورِ تیغ قبضہ کر کے شہر کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔

غیاث الدین اور شہاب الدین:

علاء الدین نے بلادِ غور پر اپنے بھتیجوں غیاث الدین اور شہاب الدین پسرانِ سام بن حسین کو مامور کیا۔ دونوں نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے مقبوضہ علاقہ جات کا انتظام کیا۔ علاء الدین نے ۵۵۶ھ میں وفات پائی تو ابو الفتح غیاث الدین ابن سام ابن حسین دار الحکومت فیروز کوہ میں تخت حکومت پر متمکن ہوا اس دوران علاء الدین کے امرائے غزنی نے غزنی چھین لیا۔ پندرہ برس تک غزنی پر امراء قابض رہے۔ ۵۷۱ھ میں غیاث الدین کے امراء غزنویہ کو شکست ہو گئی۔ غیاث الدین نے غزنی کی حکومت پر شہاب الدین کو مقرر کر دیا۔ ۵۷۹ھ میں شہاب الدین نے فتوحات کی ابتداء پر بآسانی لاہور پر قبضہ کر لیا اور خسرو ملک والئ لاہور کو قید کر لیا، اسی سال منبروں پر غیاث الدین کے نام کا خطبہ پڑھا جانے لگا اور شہاب الدین کو اعز الدین کا خطاب عنایت کیا گیا۔

فتح اوچہ: ۵۷۴ھ بمطابق ۱۱۷۸ء میں رانی اوچہ (موجودہ اوچ نزد پنجند ہیڈ) کے ذریعہ اوچ کو فتح کر لیا۔

ترائن کی پہلی جنگ: فتح اوچ سے راجگانِ ہند میں کھلبلی مچ گئی۔ ایک دُوسرے کو شہاب الدین سے بچنے کی نصیحت کرنے لگے۔ سب نے مل کر ایک دُوسرے کی مدد کی قسمیں کھائیں۔ پُورے ہندوستان

سے فوجیں فراہم کر کے لشکرِ اسلام کے مقابلہ پر آ گئے، سخت خونریز مقابلہ کے بعد مسلمانوں کو شکست ہوئی، شہاب الدین زخمی ہو گیا، خُدام نے زخمی شہاب الدین کو بحفاظت غزنی پہنچایا۔

فتح بھٹنڈہ: ۵۸۷ھ میں شہاب الدین نے قلعہ بھٹنڈہ جو پتھورا والئ اجمیر کے مقبوضات میں سے تھا، فتح کر لیا۔

ترائن کی دوسری جنگ: ۵۸۸ھ میں اسی اثنا میں پتھورا (پرتھوی راج) اور اس کا بھائی کھانڈے راؤ والی دہلی (ہندوستان) کے ایک سو کے لگ بھگ راجاؤں کے ساتھ قلعہ بھٹنڈہ پر دوبارہ قبضہ کرنے نکلا۔ تھانیسر سے سات کوس اور دہلی سے چالیس کوس کے فاصلے پر دونوں فوجیں صف آرا ہوئیں۔ پتھورا دو لاکھ سواروں اور تین ہزار ہاتھی لے کر مقابلہ کو آیا۔ خونریز لڑائی میں کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ لشکرِ اسلام نے چاروں طرف سے حملہ کر دیا، مسلمان افواج کی تعداد تقریباً ایک لاکھ تھی، راجپوتوں کو شکست فاش ہو گئی، پتھورا سرستی کے کنارے گرفتار ہوا اور شہاب الدین غوری کے حکم سے قتل کر دیا گیا۔ اس عظیم فتح کے بعد سلطان غوری نے اجمیر بھی فتح کر لیا جبکہ ۵۸۹ھ میں شہر کوٹلی (علی گڑھ) اور ۵۹۸ھ میں نہروالا فتح کیا، غیاث الدین ۵۹۹ھ بمطابق ۱۲۰۳ء میں وفات پا گیا۔

۶۰۱ھ میں شہاب الدین غوری نے خوارزم پر لشکر کشی کی جس میں غوری کو شکست ہوئی۔ اس شکست کے بعد بلادِ غور میں شہاب الدین کے مارے جانے کی خبر غلط طور سے مشہور ہو گئی۔ شہاب الدین کے غلام ایبک نے غوری کی وفات کی خبر غلط مشہور کرا کے ملتان پر قبضہ کر لیا۔

کھوکھروں کی بغاوت:

لاہور اور ملتان کے درمیان پہاڑوں میں رہنے والی قوم گکروں نے بغاوت کر دی۔ دن دیہاڑے مسافروں کو لوٹنے لگے، غزنی اور لاہور کے راستے خطرناک ہو گئے۔ شہاب الدین نے اول ملتان پر قبضہ کیا پھر گکروں کی سرکوبی کے لئے حملہ کر دیا۔ قریہ شاہ پور (ضلع سرگودھا) کے قریب ایک دن رات کی مسلسل لڑائی کے بعد گکروں کو شکست ہوئی۔ عورتیں بچے گرفتار ہوئے جو کہ فی کس پانچ پانچ دینار پر فروخت ہوئے۔ گکروں کو شکست دینے کے بعد سلطان غوری نے لاہور میں بڑا دربار منعقد کیا اس دوران والئ بامیان کو لکھ بھیجا کہ میرا ارادہ سمرقند پر حملہ کرنے کا ہے لہٰذا فوجیں فراہم کرنے کے علاوہ دریائے جیحوں پر پُل باندھ رکھو تاکہ فوجوں کو دریا عبور کرنے میں دقت نہ ہو۔ ابن خلدون کے مطابق کو کریا کھکریا گکر اور کفار تراہیہ پہاڑی قومیں تھیں، مذہباً یہ سب بُت پرست تھے اور مسلمانوں کے پکے دشمن تھے۔

سُلطان شہابُ الدین محمد بن سام غوری کی وفات:

شہاب الدین لاہور سے نکل کر غزنی کے لئے روانہ ہوا۔ کوٹ دھمیک کے نزدیک موضع مرقلی چوہان میں ۲ شعبان کو پہنچ کر قیام کیا، چند باغیوں نے اوّل دربانوں کو زخمی کیا پھر خیمہ میں گھس گئے، دو ایک خدمتگار جو خیمہ کے اندر تھے بے حس و حرکت کھڑے رہ گئے، شہاب الدین غوری اس وقت نماز پڑھ رہا تھا، سجدہ میں ان حملہ آوروں نے شہید کر دیا اور پھر ان باغیوں نے بادشاہ کے خدمت گاروں پر ہاتھ صاف کر دیا، یہ واقعہ ۲ شعبان ۶۰۲ھ بمطابق ۱۵ مارچ ۱۲۰۶ء کا ہے۔

شہابُ الدین کا کردار:

شہاب الدین شجاع، عادل اور ارادے کا پکا تھا۔ جہاد کا بے حد شائق تھا، ہر ہفتہ میں چار دن مقدمات کے فیصلہ کے لئے مقرر کر رکھے تھے جس کی تعمیل اراکینِ سلطنت کرتے تھے۔ بعض مقدمات کی سماعت شہابُ الدین غوری بمشورۂ قاضی خود کیا کرتا تھا، شہابُ الدین مسلکاً شافعی المذہب تھا۔

عُرس:

دسمبر ۱۹۸۸ء سے اب تک شہابُ الدین غوری کا عُرس ہر سال ۱۴-۱۵ مارچ کو زیر اہتمام "انجمن شعرائے اہلبیت" مرکز گوجر خان، سُلطان کے مزار واقع کوٹ دھمیک سوہاوہ ضلع جہلم کے مقام پر منایا جاتا ہے جو ڈیڑھ کروڑ کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے۔

شہابُ الدین غوری کا عروج و زوال:

(۱) ۱۱۷۳ء میں بہرام شاہ کی وفات کے بعد پہلی بار غوری خاندان کو حکومت ملی۔

(۲) ۱۱۷۵ء میں شہابُ الدین نے اپنی فتوحات کا آغاز ملتان کے علاقہ میں قرامطی فرقہ کے خلاف شروع کیا۔

(۳) ۱۱۸۰ء میں شہابُ الدین غوری نے سندھ پر حملہ کر کے دیبل تک تمام سندھ پر قبضہ کر لیا۔

(۴) ۱۱۸۱ء میں غوری نے پنجاب کے دل لاہور کا محاصرہ کیا اور خسرو ملک نے خراج دینا منظور کیا۔

(۵) ۱۱۸۴ء میں خسرو ملک والئی لاہور نے خراج دینا بند کیا، غوری سلطان نے حملہ کر کے پنجاب پر قبضہ کر لیا۔

(۶) ۱۱۸۶ء میں غوری نے پنجاب پر قبضہ کر کے خسرو ملک والئی لاہور کو گرفتار کر کے غزنی بھیج دیا۔

(۷) ۱۱۹۱ء میں شہاب الدین کو ترائن کی پہلی جنگ میں پرتھوی راج چوہان کے ہاتھوں شکست ہوئی۔

(۸) ۱۱۹۲ء میں غوری سلطان ترائن کی دوسری لڑائی میں فتح سے ہمکنار ہوا۔

(۹) ۱۱۹۴ء میں غوری نے ہندوستان کے راجہ جے چند والئی قنوج کو قتل کر کے ہند پر مکمل قبضہ کر لیا۔

(۱۰) ۱۱۹۶ء میں شہابُ الدین کے جرنیل قطبُ الدین نے بدایوں اور گوالیار کے علاقے فتح کیے۔

(۱۱) ۱۱۹۷ء میں شہابُ الدین غوری کے جرنیل اختیارُ الدین محمد بن بختیار خلجی نے بنگال و بہار کی تسخیر مکمل کی۔

(۱۲) ۱۲۰۲ء میں سُلطان غوری کے جرنیل قطبُ الدین نے کالنجر کو فتح کر کے سلطنت غور ہند میں شامل کیا۔

(۱۳) ۱۲۰۲ء میں شہابُ الدین کے بڑے بھائی غیاث الدین نے وفات پائی۔

(۱۴) ۱۲۰۵ء میں شہابُ الدین کی خوارزم پر لشکر کشی اور شکست کے علاوہ شہابُ الدین کے مارے جانے کی غلط خبر مشہور ہو گئی۔

(۱۵) ۱۲۰۶ء میں شہابُ الدین کے جرنیل اختیارُ الدین محمد بن بختیارُ الدین نے بیماری کے باعث وفات پائی۔

(۱۶) ۱۲۰۶ء میں شہابُ الدین ملتان کی سازش کا قلع قمع کر کے واپس غزنی جاتے ہوئے دھمیک کے مقام پر کھوکھروں کی سازش سے شہید ہو گیا اور وصیت کے مطابق جائے شہادت میں دفن کیا گیا۔ چونکہ شہابُ الدین غوری کی اولادِ نرینہ کوئی نہ تھی لہٰذا شہابُ الدین غوری کی وفات کے بعد غوری خاندان کی حکومت کا باب بھی بند ہو گیا۔

بقیہ: بی بی آمنہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا کے مزار کی بے حرمتی

حکام نے نہ صرف اس سلسلہ میں فتویٰ جاری کروایا بلکہ حال ہی میں مزار پاک کو پہاڑی کی چوٹی سے صاف کروا دیا ہے یا پھر اسے کسی اور نا معلوم جگہ منتقل کیا گیا۔ بہر حال یہ جسارت پورے عالمِ اسلام کے لئے اتنی دل آزار ہے کہ اس پر جس قدر بھی رنج و افسوس کا اظہار کیا جائے، کم ہے۔ اور اس ضمن میں سعودی حکومت کو پوری پوری وضاحت کرنی چاہیئے کہ اس اقدام کا جواز کیا تھا اور نام نہاد شرک و بدعت کی آڑ میں اسلامی شعائر و آثار کو مٹانے کا یہ سلسلہ آخر کہاں جا کر رُکے گا؟

جمعیتِ سادات کا ماہانہ اجلاس

سیّد محمد یاسر بخاری

جمعیتِ سادات صوبہ سرحد کا ماہانہ اجلاس ۳۰ اپریل ۱۹۹۹ء کو مرکزی دفتر میں منعقد ہوا۔

اجلاس کی صدارت سرپرستِ اعلیٰ جمعیت ساداتِ حضرت مولانا سیّد محمد امیر شاہ قادری گیلانی مدظلہ العالی نے فرمائی۔ اجلاس پانچ بجے شروع ہوا، سیّد محمد انور شاہ نے تلاوتِ کلامِ پاک سے اجلاس کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز کیا۔ گُل ہائے عقیدت و محبت بحضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پیش کرنے کی سعادت سیّد غُلام محیُ الدین نے حاصل کی۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی کنوینر جناب سیّد لیاقت علی شاہ صاحب گیلانی نے فرمایا کہ جمعیتِ سادات کا بُنیادی مقصد تمام ساداتِ کرام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا ہے اور اس سلسلہ میں ہم کافی حد تک کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ضلع چترال کے ساداتِ کرام نے جمعیتِ سادات کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چترال میں تنظیمی کام شروع کر دیا ہے اور وہ کافی حد تک منظم ہو گئے ہیں۔ نیز انہوں نے فرمایا کہ تمام سادات کا فرض ہے کہ وہ غریب اور نادار ساداتِ کرام کے مسائل ہمارے سامنے لے کر آئیں تو ہم ان پر اپنے وسائل میں رہتے ہوئے ضرور غور کریں گے۔ اُنہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں ہم سادات سے ہر قسم کے تعاون کی اُمید رکھتے ہیں۔

پیرزادہ سیّد تنویر الحسن گیلانی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ جمعیتِ سادات ہمارے مُعزز سادات کی کچھ عدم توجہی کا شکار رہی ہے لیکن جہاں تک اس کے بُنیادی مقاصد کا تعلق ہے تو اپنے ان مقاصد کے حصول میں یہ خاطر خواہ حد تک کامیابی حاصل کر چکی ہے اور جو کچھ کمی یا کسر رہ گئی ہے وہ بھی انشاء اللہ آپ کے تعاون سے پُوری کر دی جائے گی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ نوجوان سادات کی زیادہ سے زیادہ شرکت کو یقینی بنایا جائے اور ان کی مشاورت کو شامل رکھا جائے۔

سیّد مقبول حُسین شاہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیتِ سادات کا قافلہ اپنی پُوری آب و تاب کے ساتھ اپنی منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ساداتِ کرام کی باہم پہچان اور انہیں ایک دُوسرے کے قریب لانے کا سہرا جمعیت کے سر ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اور اس ماہ میں ساداتِ عظام نے قربانی دے کر دینِ اسلام کا دفاع کیا۔ اس بابرکت ماہ میں ہم عہد کرتے ہیں کہ سادات میں باہم اتحاد و اتفاق قائم کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

سیّد فاروق شاہ صاحب بنوری نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سادات میں تحریک رفتہ رفتہ کم ہو رہی ہے جس کی اہم وجہ محرک لوگوں کی عدم دلچسپی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ساداتِ کرام ہی محراب و منبر کے حقیقی وارث ہیں لیکن سادات اپنے اس منصب سے دُور ہو چکے ہیں لہٰذا انہیں چاہیئے کہ وہ اس طرف توجہ دیں اور غفلت نہ برتیں۔

اجلاس سے سیّد سجاد حُسین شاہ بُخاری نے بھی خطاب کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ ساداتِ کرام میں رضاکارانہ جذبہ بیدار ہو جائے تو انشاء اللہ العزیز ہم اپنے مقاصد کے حصول کی طرف مثبت پیش قدمی کر سکیں گے۔

نوجوان سادات کی طرف سے سیّد مُحمد علی شاہ نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ رضاکارانِ جمعیتِ سادات کی طرف سے پروگرام باقاعدگی سے مُنعقد ہوتے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں ربیع الاوّل کے عظیم المرتبت مہینے میں تیسری سالانہ محفلِ نعت کا انعقاد اس مرتبہ انشاء اللہ بڑے پیمانے پر کیا جائے گا اور اس کے لئے ہمیں تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

اجلاس میں جمعیتِ سادات کے بزرگ اور مُعزز رُکن سیّد طاہر بنوری کی مغفرت کے لئے اجتماعی طور پر فاتحہ خوانی کی گئی۔ جناب پیر سیّد تنویر الحسن گیلانی نے دُعا فرمائی۔

اجلاس کے آخر میں نمازِ مغرب باجماعت ادا کی گئی جس کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تصحیح

شُمارہ نمبر ۱۵۵ - ۱۵۶ میں حضرت امام زین ُالعابدین علیہ السّلام کی نعت مبارک کا منظوم ترجمہ پروفیسر مُرتضیٰ سیّد صاحب کے نام پر غلطی سے چھپ گیا۔ قارئینِ کرام تصحیح فرمالیں۔

آشوبِ چشم

ڈاکٹر محمد انعام قادری (ایم بی بی ایس)

سُرخ آنکھ یا تو کچھ دنوں کے لئے ہو سکتی ہے یا بار بار ہو کر کافی مدت تک رہ سکتی ہے۔ اس کی وجہ عموماً جراثیم، وائرس، خشک آنکھ، الرجی، یا کسی کیمیکل یا چوٹ (زخم) ہو سکتی ہے۔ ماہرینِ امراضِ چشم ایک نظر میں دیکھ کر اپنے تجربے کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ بیماری کی وجہ کیا ہے؟ ذیل میں مختلف قسم کی وجوہات کی تفصیل درج ہے۔

جراثیم کی وجہ سے:

بے شمار قسم کے جراثیم آنکھ سُرخ کر سکتے ہیں۔ جراثیم کی وجہ سے سُرخ آنکھ میں نظر بالکل ٹھیک ہوتی ہے، سبز نما مادہ آنکھ سے خارج ہوتا ہے مگر آنکھ درد کرتی ہے۔ بیماری خود بخود چند دنوں میں ٹھیک ہو جاتی ہے۔ علاج کے بغیر بھی آنکھ خود بخود ٹھیک ہو سکتی ہے، صفائی کا خیال ضروری ہے۔ گندے ہاتھ آنکھ پر نہ لگائے جائیں، جراثیم کش قطرے فائدہ مند ہیں۔

ڈانی کی سرخ آنکھ:

وہ لوگ جو غیر شرعی یا غیر فطری طریقے اپناتے ہیں یا ان لوگوں کو جو اتفاقاً گندہ ہاتھ آنکھ میں لگا لیتے ہیں ان کی آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں درد کرتی ہیں اور سبز (پیپ نما) مادہ خارج ہوتا ہے، آنکھ کھولنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اس صورتحال میں آنکھ کا علاج ہنگامی بنیادوں پر کرنا چاہئے کیونکہ اس میں آنکھ کی پُتلی کے پھٹنے کا امکان بہت ہوتا ہے۔ نمکین پانی سے صفائی، جراثیم کش قطرے اور دوسری جنسی بیماریوں کی تشخیص اور علاج ضروری ہے۔

TRACOMA ککرے:

ساری دنیا میں یہ نابینا پن کی ایک عام وجہ ہے۔ اس بیماری کی خاص علامت یہ ہے کہ اس میں بچپن ہی سے آنکھیں بار بار سرخ ہوتی ہیں اور لڑکپن یا جوانی یا بڑھاپے میں اچانک بینائی بالکل ختم ہو سکتی ہے اور یوں ساری عمر کی معذوری گلے پڑ جاتی ہے۔ اس قسم کی بیماری میں بغیر کسی تشخیص یا ٹسٹ کے مریض کا فوراً علاج شروع کیا جاتا ہے، آنکھ کے قطرے کوئی خاص فائدہ نہیں دیتے۔ انجکشن یا مُنہ کے ذریعے دوائی زیادہ فائدہ مند ہے۔

وائرس کی وجہ سے آشوبِ چشم:

بے شمار قسم کی وائرس یہ بیماری پھیلا سکتے ہیں۔ کسی بھی موسم میں یہ بیماری ہو سکتی ہے۔ اس کو چھوت کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ ایک سے دوسرے کو لگتی ہے۔ گھر کے ایک فرد کو اگر یہ بیماری ہو تو دوسرے لوگ بھی اسی وقت یا وقفے وقفے سے اس کی زد میں آسکتے ہیں۔ آنکھ کے ساتھ ساتھ گلے میں سوزش، بخار، کمزوری، آنکھوں سے پانی نما مواد خارج ہونا اس کی علامات ہیں، کچھ لوگوں میں گردن اور کان کے گرد گلٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ بیمار وائرس زدہ سوئمنگ پول میں نہانے سے ہو سکتی ہے۔ اس بیماری میں نظر کم یا ختم ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ خاص دوائی کوئی نہیں ہے۔ جراثیم کش دوائی کے قطرے، گرم یا ٹھنڈی ٹکور کافی مفید ہے۔ بیماری دو ہفتے میں خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے۔

سُرخ آنکھ، خشکی کی وجہ سے:

آنکھ خشک ہونا بھی ایک بیماری ہے یعنی آنسو نہیں بنتے۔ قُدرت نے آنکھ کو ہر قسم کی بیماری اور خشکی سے محفوظ رکھنے کے لئے آنسو بنائے ہیں جو کہ آنکھ کی پتلی کو پُر نم رکھتے ہیں اور جراثیم کشی کا کردار ادا کرتے ہیں۔ خشک آنکھ بغیر کسی وجہ کے ہو سکتی ہے یا جسم میں یا کسی بیماری کی علامت ہو سکتی ہے۔ بڑھاپے میں بھی آنکھیں خشک ہو سکتی ہیں۔ موسم کی شدت یعنی سخت گرمی، سخت سردی یا خشک اور گرم ہوا میں بھی آنکھ خشک ہو سکتی ہے۔

اس مرض کے دوران مریض آنکھ میں درد کی شکایت کرتا ہے، آنکھ سُرخ ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آنکھ میں کچھ پڑ گیا ہے، روشنی بُری لگتی ہے، اِدھر اُدھر دیکھنے سے آنکھ پر دباؤ پڑتا ہے۔ تشخیص کے لئے ایک کاغذ استعمال کیا جاتا ہے جو کہ عام حالات میں صحت مند شخص کی آنکھ پر لگایا جائے تو آنسو ایک خاص سطح تک چڑھتے ہیں جبکہ خشک آنکھ میں یہ سطح بہت نیچے رہتی ہے۔ مصنوعی آنسو اس بیماری کا علاج ہے۔

الرجی کی وجہ سے سُرخ آنکھ:

وہ بیمار جن کو کسی چیز سے الرجی ہو تو ان کی آنکھ سُرخ ہو سکتی ہے۔ آنکھ کے ساتھ سانس کی تکلیف، جلد کی تکلیف اور جوڑوں کی تکلیف بھی ہو سکتی ہے۔ آنکھ سے مواد خارج ہونا، روشنی بُری لگنا، نظر کمزور ہونا، یا بالکل ختم ہونا بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ یہ بیماری اتنی نقصان دہ نہیں ہوتی اور جوانی یا اس کے بعد شروع ہوتی ہے بہار اور گرمی میں اس کے بیمار زیادہ دیکھنے میں آتے ہیں، الرجی کا علاج عموماً کافی ہوتا ہے۔